L88827

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188827
UNIVERSAL
LIBRARY

استعمال نقشہ

نقشوں میں شمال اوپر کیطرف اور مشرق داہنے ہاتھ کو اور مغرب بائیں ہاتھ کو اور جنوب نیچے کو رہتی ہے جو ملک یا شہر وغیرہ اوپر کیطرف ہو وہ شمال میں کہلاتا ہے اور جو نیچے کو ہو وہ بہ نسبت اوسکی جنوب میں ہوتا ہے جو داہنے ہاتھ ہو وہ مشرق میں اور جو بائیں کو ہو وہ مغرب میں گنا جاتا ہے +

بعضی نقشوں میں شمال سیدہی اوپر کو نہیں ہوتی اسلیے پہچان کے لیے ایسا نشان بنا دیتے ہیں جطرف نوک ہو اوسطرف شمال جانی جاتی ہے +

نقشہ میں داہنے بائیں حاشیہ پر عرض بلد کے درجے لکھے ہوتے ہیں اور اونسے یہہ دریافت کیا جاتا ہے کہ خط استوا سے ایک جگہہ کتنی دور ہے اگر درجہ اوپر کیطرف بڑہتے جاویں تو خط استوا سے جانب شمال جاننی چاہیے اگر نیچے کو بڑہتے جاویں تو جانب جنوب سمجہنی چاہیے ۔ عدد جو اوپر نیچے کے حاشیہ پر ہوتے ہیں اونکو طول

بلد کے درجے کہتے ہین اور یہہ ایک خاص مقام سے پورب اور پچھم کو
گنے جاتے ہین اگر عدد داہین کو بڑہتے جاوین تو معلوم کیا جاوے
اوس خاص مقام سے پورب کی سمت ہے اور جو باءین طرف بڑہین تو پچھم
کی سمت جاننی چاہیے - ہندوستان مین قدیم لوگ لنکا سے پورب پچھم کا شمار
کرتے تہے حال کے سب نقشون مین دار السلطنت لندن کے قریب گرینچ مقام
سے شرق و مغرب کا شمار شروع کیا جاتا ہے

جیسے آدمی کی شبیہ مین آنکہہ ناک خط و خال ہونٹ وغیرہ سب جزون کی اون
شناخت کے واسطے بنائی جاتی ہین ایسے ہی نقشہ مین جدے جدے ملک اور
پہاڑ اور جنگل اور سمندر اور دریا اور ضلعے اور شہر ٹہیک اپنی اپنی جگہہ پر لکہے
جاتے ہین اور نقشہ دیکہنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کون جگہہ کس طرف اور
کتنی دور ہے اور علم جغرافیہ سے ملکون کی صورت اور زمین کی کیفیت اور ہر جگہ کا
موقع اور دیس دیس کی پیداوار یا ان اقسام و انواع کے حیوانات لوگونکی
اوضاع و اطوار اور اونکی خاصیت اور قوت کا حال واضح ہوتا ہے
اسی مختصر بیان سے اس علم کا فایدہ ظاہر ہے اور کتابون کے
پڑہنے سے مفصل خوبیان معلوم ہونگی. فقط

جغرافیہ ہندوستان

ہندوستان کا ملک ایشیا کے براعظم کا جنوبی حصہ ہی صورت مین مثلث کی شکل کا اور تین طرف سمندر سے گھیرا ہوا اسلیے اسکو جزیرہ نما کہتے ہین +

اسملک کی یہہ حدین ہین - شمالمین کوہ ہمالہ - مشرقمین آسام اور ملک برہما اور اراکان اور خلیج بنگالہ - مغربمین بحر عرب اور سندہ دریا جسکے پیچھے افغانستان اور بلوچستان ہے - جنوب مین راس کماری اور بحر ہند طول کشمیر کی جنوبی حد سے راس کماری تک قریب ۲۰۰۰ میل اور عرض مغرب مین منجہ انتریب سی جو کراچی بندر کے پرے ہی دور

جسے وہان کے لوگ راس معرّا کہتے ہین پورب مین وہان تک جہان برہما
کی حد ملی ہی قریب ۱۶۰۰ میل کے ہے اور رقبہ کل ہندوستان کا
بارہ لاکھہ میل مربع کے قریب اس قیاس سے یہہ ملک جزایر برطانیہ
سے دس گنا اور تمام یوروپ کی برّاعظم کا تیسرا حصہ ہوا اور تینون طرف
سمندر کا کنارہ ۳۶۰۰ میل لنبا ہے - مردم شماری تخمیناً بندرہ کروڑ
جسمین سے قریب چھ حصہ کے ہندو اور ایک حصہ دوسری قومین مسلمان
اور پارسی اور یہودی اور اہل یوروپ وغیرہ ہین اسکا نام سنسکرت
مین بہارت ورش اسلئی ہی کہ راجہ بہرت اوسمین راج کرتا تھا ٭

اس ملک مین بہت سی طبیعی خوبیان اور فایدے ہین زمین ہموار
اور قابل زراعت جنگلونسے تروتازہ اور بڑے بڑے دریاؤن سے
سیراب اور حدون پر دریا اور پہاڑ بہت موقع سی واقع ہوی ہین
چنانچہ پورب اور پچہم کی حدون پر دو بڑی بڑی دریا یعنی برہمپترا اور سندھ
شمال سے جنوب کیطرف بہتی ہین اور شمالی حد پر ہمالہ پہاڑ کا سلسلہ
بہت اونچا بصف دایرہ کی شکل کا برابر پورب سی پچہم تک چلا گیا ہے
اور اوسکے آگے مغرب مین کوہستان پشاور اور خیبر اور کوہ ہالہ اور

سلیمان وغیرہ اور پورب مین کوہستان آسام اور چاٹگام ہین اور آگی دونو طرف سمندر ہی اور دکن مین مثلث کی دو ساقون کی طرح شرقی اور غربی گھاٹ زمین کو گھیرے ہوئے ہین ⁂

پہاڑونکا بیان

धवलगिर

हमالہ کے برابر اونچا کوئی پہاڑ دنیا مین نہین ہی پہلے اس سلسلہ مین دھولگر جو زمین کی سطح سے ۲۸ ہزار فٹ بلند ہی سب سے اونچا جانتے تھے پیچھے ایک

किनचिनचिंगा

اور چوٹی دیکھی گئی جسے کنچن جنگا کہتے ہین وہ ۲۸۱۷۷ فٹ اونچی ہے اور حالمین ایک چوٹی اوس سے بھی بلند دریافت ہوئی ہی اوسکا

मौंटयवरिस्ट
पुरगिल
सतलज
पिती

نام صاحبان انگریز بہادر نے مونٹ ایورسٹ رکھا ہی پرگل پہاڑ دریاے ستلج اور پتی ندی کے بیچ مین ۲۲ ہزار فٹ بلند ہی اوسپر جرارد صاحب ۱۸ ہزار فٹ کی اونچائی تک چڑھے تھے چونکہ اوپر کی ہوا بہ نسبت سطح زمین کے بہت ہلکی ہے اسواسطے پندرہ ہزار فٹ سے آگے دم رکنے لگتا ہے اور سینہ مین درد اٹھتا ہی آدمی کا گذر بہت دشوار ہوتا ہے ⁂

ہمالہ کا طول شرقاً وغرباً قریب دو ہزار میل اور عرض کچھہ کم چار سو میل

ہے اور اسکو ہماچل اور ہمادری بھی بولتی ہین سنسکرت مین | हिमाचल हिमाद्रि हिम
ہسم برف کو کہتی ہین اور اس پہاڑ کی چوٹیون پر بلندی کی باعث
ہمیشہ برف رہتی ہی وہان آدمی اور چرند پرند کیکا گذر نہین ہی ۱۴ ہزار
فٹ کی اونچائی تک جنگل اور آدمی کی آبادی ہی۔ ہندوستان سے
تبت کا رستہ اس پہاڑ کی سلسلہ مین ہوکر ان ندیون کے کنارہ کنارہ | तिब्बत
ہے جو پہاڑون کو کاٹ کر تبت سی ہندوستان مین آئی ہین اور صرف
تہین تہین پہاڑ کے اوپر سی ہی انسان کا گذر ہو سکتا ہی بدری ناتھ | बद्रीनाथ
سی شمال و شرق کی جانب دولی ندی کے کنارہ نیتی گھاٹی مین ہو کر | दौली॰ नीति
جسے لیتی بھی کہتے ہین کماون سے تبت کو جاتے ہین۔ یہہ گھاٹی | नीति
۱۶ ہزار فٹ سے کچھہ زیادہ اونچی ہے +

بندھیاچل پہاڑ ہندوستان کی بیچمین ٹیکی کیطرح خلیج کھمبایت کے | विंध्याचल खम्भात
کنارہ سے لیکر پورب کیطرف ضلع بہاگلپور مین گنگا کے کنارہ
تک چلا گیا ہے اسکی بلندی دو ہزار فٹ سے زیادہ
نہین ہے +

سہیادری پہاڑ بندھیاچل کے مغربی سرے سے سمندر کے | सह्याद्रि

कुमारी
کنارے کنارے سے راس کماری تک چلا گیا ہی اوسیکو مغربی گہاٹ
मलयागिर
کہتی ہین اور اسکی جنوبی حصہ کا نام ملیاگر ہے اور اسکے مقابل ہندوستان
कावेरी
کی شرقی کنارہ پر پہاڑون کا ایک سلسلہ دریائی کاویری سی اوتر کی
طرف بندہیاچل کی انتہا تک گیا ہی اوسکو شرقی گہاٹ بولتی ہین دونو
नीलगिर
मूर्चूर्तिचेत
پہاڑون کی بیچمین نیلگر پربت ہی اوسکی ایک چوٹی مورچورتی جیت انکی
پہاڑون سے بلند ۸ ہزار فٹ ہی ان پہاڑون مین آب روان
اور سبزہ زار بکثرت اور فضا بہت دلکش اور روح افزا ہے +

دریا

ہندوستان کی سب بڑی بڑے دریا سمندر مین داخل ہوتی ہین اور راستے
مین چھوٹی چھوٹی ندیان بڑے بڑے دریاؤن سے ملی ہین اور بڑے
بڑے دریا آپسمین ملکر سمندر مین داخل ہوئے ہین - ہندوستان کے
دریا اپنی نکاس اور بہاؤ کے لحاظ سے پانچ قسم پر ہین ایک تو وہ
جو کوہستان شمالی سے نکلکر جنوب کیطرف روان ہو کر بحر ہند مین
सिंधु
जेलम
रावी
پڑتی ہین جیسی سندہ اور تمام وہ دریا جو اوسمین ملی ہین یعنی جہلم راوی
चेनाब
बासा
सतलज
چناب بیاس ستلج یہی پانچون پنجاب کے پانچ دریا ہین دوسرے وہ

جو کوہ ہمالہ ہی کی ہین اور مغرب سی مشرق کا رستہ لیکر خلیج بنگالہ مین شامل
ہوتی ہین جیسی برہمپترا اور گنگا اور وہ بہت سی دریا جو اسمین شامل ہوتی ब्रह्मपुत्र
ہین مثلاً جمنا گھاگرا گومٹی گنڈک تسٹا کوسی وغیرہ تیسری وہ دریا جو गोमती गंडक तिस्ता कोसी
جنوب کیطرف سی شمال کو آکر بہا یا اُن دریا سی ملکر گنگا مین شامل ہوتی ہین
جیسی سون بیتوا چنبل کالی سندھ بناس وغیرہ اور اس سی ظاہر ہی کہ ہندوستان सोन बेतवा कालीसिंधु
کے شمال حصہ مین ایک بڑا نشیب زمین کا ہی جسمین ہوکر گنگا بہتی ہے
اور وہ نشیب ہمالہ ہی سے شروع ہوا ہی اوسکی پرے سے دکن گنا جاتا ہے
چوتھی وہ دریا جو خلیج کمبایت مین داخل ہوتی ہین جیسی مہی ندی اور سابرمتی
شمال سی جنوب کو بہتی ہین اور نربدا اور تاپی یہہ پورب سی پچھم کو جاتی ہین मही साबरमती नर्मदा तापी
پانچوین ملک دکن کی وہ سب بڑے بڑے دریا کہ پورب کیطرف بہکر
خلیج بنگالہ مین داخل ہوئی ہین جیسے مہاندی گوداوری کرشنا تنگ بھدرا महानदी गोदावरी कृष्णा तुंगभद्रा
پنار پالار کاویری وغیرہ - ہندوستان مین سب سی بڑی ندی گنگا ہی جسے पन्नार पालार कावेर
بہاگیرتی بھی کہتے ہین ہمالہ سی نکلکر خلیج بنگالہ مین داخل ہوئی ہی اسکا गंगोत्री
طول ہندوستان میں ۱۵۰۰ میل ہے اور نکاس سمندر کی سطح سے قریب چودہ ہزار गऊमुख
فٹ ہے او بجا گنگوتری کی پہاڑ سے ہی نکلنی کی جگہہ کو گئو مکھ بولتے ہین

وہان آ و سکی دہار قریب نو گز کے چوڑی اور صرف ایکدو ہاتہ گہری ہی

हरिद्वार لیکن آگی جاکر ندیون کی ملنی سی بہت بڑہ گئی ہی چنانچہ ہردوار تک آتی آتی

کہ جہان پہاڑ و نسی نکل کے میدانین داخل ہوئی ہی بڑا چوڑا پاٹ ہو گیا ہے

اور آگے بڑے بڑے دریاؤن کی شامل ہونے سے اسقدر پہیلی ہے

کہ سمندر مین پانچ کوس کے پاٹ سی ملتی ہی علاوہ اسکی راستہ مین راج محل

سے کچہہ دور پورب کو کئی دہارین ہو گئی ہین جو دہار کلکتہ کے نیچے ہے

भागीरथ हुगली اوسے بہاگی رتہی اور ہگلی کہتے ہین اور وہ سمندر مین ساگر ٹاپو کی پاس

ملی ہے - ایک دہار برہمپتر سے مل کر شہباز پور نام ٹاپو کے سامنے

पद्मावती سمندر مین گرتی ہی اور اوسی پدماوتی اور پدا کہتی ہین ان دونو

دہارون کی بیچمین سیکڑون دہارون سندربن مین ہو کر سمندر کو گئی

ہین گنگا کے پانی سے بیشمار بیگہہ کہیتی ہوتی ہے اور اوسکی دہار پر

کشتیون کے چلنے سے تجارت کا بڑا فایدہ ہی اور اوسکی کنارہ پر بڑے

कनखल गढ़ मुक्तेश्वर بڑے شہر آباد ہین جیسی ہردوار کنکہل گڈہ مکتسر انوپ شہر

فرخ آباد قنوج کانپور الہ آباد مرزاپور چنار گڈہ بنارس

मुंगेर बलिया غازی پور پٹنہ منگہیر بہاگلپور بلیا وغیرہ +

سرکار انگریزی نی سنہ ۱۸۵۴ء مین گنگا کی نہر ہردوار سی کاٹ ملک دوآبہ
کے بیچ سے لیجا کر کانپور کے تلے گنگا سی ملا دی اور ایک نہر اوسمین سے
ضلع علیگڈھ سی نکال ہمیرپور کی علاقہ مین مصری پور کی پاس جمنا مین
ڈالدی ہی اور انمین سی بہت سی شاخین آب پاشی اور ترقی زراعت کے
واسطی نکالی ہین علاوہ اس فایدہ کے اس نہر کے ذریعہ سی تجارت کا
فایدہ بہی منظور ہے +

جمنا جسے کالندی بہی کہتی ہین گنگوتری سے کچھ دور ہمالہ پہاڑ کے कालिन्दी
سلسلہ مین جمنوتری سی نکلی ہے اور وہان سی آٹھ سو میل بہکر الہ آباد जमनोत्री
کے نیچے گنگا سے مل گئی ہے نکاس پر اسکے دہار صرف گز بہر چوڑی اور
پانچ چار انگل گہری ہی اور وہ سوتا جس سوراخ سے نکلتا ہی اوسکے
اندر برف کی ایک چہت سی ہی جسکے نیچی پہاڑ کی سوراخون مین سے
کہولتا ہوا پانی نکلتا ہی جمنا بہی ہندوستان کا بڑا مشہور دریا ہے
اور اسکی کنارے کئی بڑی بڑے شہر بستے ہین جیسے دلی بندرابن
متہرا آگرہ اٹاوہ کالپی ہمیرپور الہ آباد اسمین سے ایک نہر
پانسو برس کا عرصہ ہوا کہ مغرب کیطرف کو فیروزشاہ کوہ سوالک کے शिवालिक

نزدیک سی حصار اور ہریانہ کی ویران زمین مین لایا تہا اوسکی تین سو برس
بعد شاہجہان نی اوسی نہر کو بڑہا کر دلی تک پہنچایا اور اوسی عہد مین علیمردانخان
ایک نہر جمنا کی پورب طرف اون ہی پہاڑون سی کاٹ کر لایا یہہ نہر سہارنپور
کی قریب سی آتی ہی کچھہ عرصہ سے دونو نہرین بند ہو گئی تہین سرکار
انگریزی سے نے رفاہ خلق کے لئے از سر نو صفائی اور مرمت کروا کی جاری
کین اب اونکے وسیلہ سے زراعت کا بہت فایدہ ہوتا ہے +

برہمپتر ندی کا نکاس اگرچہ گنگوتری کے پاس سے ہے لیکن
اسمین اور گنگا مین بڑا فاصلہ پڑ گیا ہے چنانچہ ایک جگہہ اندونوندیون
۵۰۴ کوس کا بیچ ہے اسواسطی کہ گنگا تو پہاڑ سے نکل کے جنوب کی رخ
بہی ہے اور برہمپتر کوہ ہمالہ کے پری شمالی طرف مین برابر مشرق کیجانب
روان ہو کر پچہم کو لوٹی ہے اور پہر جنوب کو پہکر دو دہارون مین بٹ
گئی ہے ایک دہار پورب والی سمندر مین علیحدہ جا کر ملی ہے دوسرے
پچہم والی گنگا مین شامل ہوئے ہے اور اوسکو جنائی ندی کہتے
ہین برہمپتر کو تبت مین یارو اور سانپو بولتے ہین اسکا طول
قریب ۱۹۰۰ میل کے ہے +

जनाई [illegible] [illegible]

سندھ جسی اٹک بہی کہتی ہین ہمالہ کی بارگاروزبہر کے پاس کیلاس | गारू कैलास
پربت کی شمالی سمت سی نکلی ہے اسکا طول ۱۷۰۰ میل سی زیادہ ہی اور
ملک سندھ مین جاکر اسکی کئی دہارین ہوگئی ہین وہ سب سمندر مین
ملتی ہین سندھ ملک کا نام اسی دریا کے نام پر ہی +

پنجاب کی پانچ دریاؤنمین سی ستلج یعنی ستدرو کوہ ہمالہ کے شمالی | शतद्रू
حصہ مین مان سرور تال کے پاس راون رودہ سی نکلی ہی اور آٹھ سو | मानसरोवर रावणह्रद
میل سے زیادہ بہکر بہاولپور سے ۴۰ کوس نیچے چناب مین ملی ہے
وہان سے آگے پانچون ندیونکا نام پنج ند ہوگیا ہے + | पंचनद

باقی چارون دریا ہمالہ کی جنوب کیطرف سے نکلے ہین انمین سے
جہلم جسے وِتستا ہی کہتے ہین چار سو میل سے زیادہ بہکر جہنگ | वितस्ता झंग
سے ۱۰ کوس نیچے چناب مین داخل ہوتی ہے۔ راوی یعنی ایراوتی | ऐरावती
کا طول چار سو میل سے سوا اور اتصال ملتان سی ۳۰ کوس اوپر چناب سے | विपाशा ऋषभकुण्ड
ہے۔ بیاسا یعنی بپاسا کا طول ۲۰۰ میل مخرج اُہی کنڈ اور اتصال
ہری کی پتن کے پاس ستلج سے ہے۔ چناب یعنی چندر بہاگا | हरिकेपतन चन्द्रभागा
طول ۶۰۰ میل سے سوا اور اتصال مٹھن کوٹ کے نیچے سندھ سے | मिठ्ठनकोट

جہان یہہ دریا کوہ ہمالہ کے پہاڑون سے گذرتی ہین وہان بہت
اونچ نیچ اور پانی کی طغیانی کے باعث ناؤ بیڑی کا گذارہ نہین ہی اسواسطے
لوگ مشک یا چھینکون کے وسیلہ سی عبور کرتے ہین +

सरयू पورب کے چار دریا یعنی سرجو جسی گھاگھرا اور شاردا اور دیوا بھی کہتے
शारदा
देवा ہین اور گنڈک یا گنڈکی اور کوسی یا کوشکی اور تشٹا ہمالہ کی برف کے
गण्डकी
कौशिकी پہاڑون سی آتی ہین اور گومتی ہمالہ مین کوہ کماؤن سی نکلی ہی اور یہہ سب گنگا مین
ब्रह्मदेव اس تفصیل سے ملی ہین گومتی بنارس سے میل نیچی سرجو پہاڑ سی نکلکر بڑہتی دیو
کے پاس دیس مین داخل ہوا ہی اور چھپرے سے ذرا اوپر گنگا سی ملا ہے +

करतोया گنڈک پٹنہ کے سامنے - کوسی بھاگلپور سے کچھ آگے بڑہ کر تشٹا گرکر یا ندی
चम्बल کو لیتی ہوئی نواب گنج کے قریب اوسی دریا مین داخل ہوئی ہین +

कर्मनाशा سون ندی اور چنبل اور کرم ناسا بندھیاچل پربت سی نکلی ہین
انمین سے سون چھپرے کے سامنے اور کرم ناسا غازیپور سی کچھ دور نیچے
گنگا مین داخل ہوئی ہین اور چنبل اٹاوہ سے ۱۲ کوس نیچی جمنا مین
شامل ہوتی ہی بناس ندی آبو کے پہاڑ سے شروع ہوکر میواڑ اور
ٹونک کے علاقہ مین ہوتی ہوئی چنبل سے ملی ہے +

नर्मदा
अमरकण्टक

نربدا یا نرمدا سون ندی کے قریب بندھیا چل کی ایک شاخ مین امرکنٹک نام
پہاڑ سے نکلی ہے یہہ پہاڑ سطح سمندر سے پانچہزار فٹ اونچا ہی اور
اُسپر ایک بڑا کنڈ ہی جسکے کنارے ناگپور اور کئی راجاؤن کے بنائے
ہوئے اچھے اچھے مندر ہین امرکنٹک سے ۴ میل پر نربدا تخمیناً ۷۰
گز کی بلندی سے گرتی ہی اوس جگہ اوسکا نام کپل دہارا ہے تخمیناً سات سو
میل کی درازی مین برابر بندھیا چل پربت کے دامن مین بہکر بہروچ
کے پاس خلیج کھنبایت مین داخل ہوتی ہے +

कपिलधारा
भड़ोंच

ताप्ती
बैतूल
सतपुड़ी

تاپی ندی بیتول کے قریب پہاڑ سے نکلکر ست پڑی پربت کے
جنوبی طرف مین بہکر ساڑہے چار سو میل کے فاصلہ پر خلیج کہنبایت مین گرتی ہے
مہا ندی کا مخرج ناگپور کے علاقہ مین ہے اور اوسکے کئی سوتے
امرکنٹک سے بہی آتے ہین اور کٹک کے پاس یہہ ندی کئی دہار ہوکر
خلیج بنگالہ مین داخل ہوتی ہے اسکا طول پانسو میل ہے +

गोदावरी
त्रिम्बक

گوداوری بمبئی کے شمال و شرق مغربی گہاٹ مین ترنبک سے
نکلکر مشرق کو شمالی سرکار و نظام ہوکر بہتی ہے اور اورنگ آباد
اور بیدر کے علاقون سے گذر کر راجمندری کے نزدیک کئی شعبو ہوکر

बीदर
राजमंद्री

डोलेश्वर پہوٹ کر نو سو میل کے فاصلہ پر سمندر مین ملی ہی ڈولیشورم کے نیچے
اس دریا کی دو شعبے ہو گئے ہین اور وہان بڑی صنعت اور محنت سے ایسا بند
باندہا ہے کہ پانی رک کر زراعت کی کام آتا ہے اور اوسکے باعث
سے علاقہ مین بڑی سیرابی رہتی ہے ایسا ہی ایک بند کشنا ندی کا
वरदा بجواڑہ کے نیچے بندہا ہے مگر یہہ اوس سے چہوٹا ہے وردا ندی
اور بان گنگا جنکا نکاس گونڈوانہ کے پہاڑون سے ہے دونو جنوب
कृष्णा کی سمت روان ہو کر اور باہم ملکر گوداوری کے شامل ہو گئی ہین +
महाबलेश्वर
तुंगभद्र کرشنا ندی کوہستان سہادری مین مہابلیشور پربت سی بر آمد
ہو کر تنگ بہدرا کو لیتی ہوئی سات سو میل کی درازی کے بعد
مچہلی بندر کے قریب سمندر مین داخل ہوئی ہے اسمین جواہرات
بہت ملتی ہین +

कावेरी کاویری ندی جنوبی گہاٹ سے نکلکر نیلگر پربت کے بیچ سے
त्रिचिनापली گذرتی ہوئی ترچنا پلی کے پاس سے بہت سی شاخین ہو کر سمندر
مین ملی ہے اور اسکا طول چار سو میل سے کچہہ زیادہ ہے +

पन्नार پنار ندی میسور مین نندی درگ سے نکلکر شمال کیجانب
मैसोर
नन्दीदुर्ग

بہتی ہی اور پہر مشرق کو مڑکر کڈپ اور نیلور کی قریب سی گذر کر خلیج بنگالہ میں داخل ہوی ہے تنگ بہدر دو ندیون تنگ اور بہدرا سے بنی ہی اور یہہ دو نو غربی گہاٹ سے آتی ہین یہہ دریا بلاری کے شمال مین بہکر کرنول کے پاس کشنا مین مل گیا ہی +
कड़प नेल्लूर

جھیلین اسملک مین تہوڑی ہین ایک چلکا جھیل کٹک کے پاس ۴۴ میل لنبی اور آٹھہ میل چوڑی ہے اوسکا پانی کہارا اور اسمین نمک پیدا ہوتا ہے - اتنی ہی بڑی ایک جھیل پلی کاٹ نام کرناٹک مین ہے کولور جھیل کرشنا اور گوداوری کے بیچمین ۴۰ میل لنبی اور ۱۴ میل چوڑی ہے اور اون دونو ندیونسے پیدا ہوی ہی +
चिलका
पल्लीकाट
कोल्लूर

سانبہر بہرت پور اور جیپور اور جودہپور کی حدون کی بیچمین ہے اوسمین نمک بہت عمدہ پیدا ہوتا ہے اسکا طول ۲۰ میل عرض ۲ میل -

الر جھیل کشمیر مین سولہ میل لنبی اور آٹھہ میل چوڑی ہے اسکی تہاہ آج تک کسیکو نہین ملی وتستا ندی اوسکے بیچمین سے گذرتی ہے +
उलर

ہندوستان مین دو فصلین ہوتی ہین ایک فصل ربیع دوسرے خریف اور ہر فصل مین طرح طرح کے غلّے اور میوے اور ترکاریان

اور مصالحی گرم و سرد پیدا ہوتے ہین اور پہول اور بناس پتیان انکی ہنگا
کچھہ شمار نہین - غلہ کی بڑی بڑی قسمین یہہ ہین - چاول پورب مین
بہت اور عمدہ اقسام کا ہوتا ہی اور مغرب مین پشاور کا چاول سب سے
اچہا مشہور ہے - گیہون ممالک مغربی اور مالوہ اور پنجاب وغیرہ مین بکثرت
ہوتا ہے راجپوتانہ کے ریگستانی ملک مین موٹھہ باجرے کی بہت پیدائش
ہے پنجاب مین مکئی اور علاقون سے زیادہ ہوتی ہے تنباکو اکبر کے عہد مین
امریکا سے صاحبان انگریز کے وسیلہ سے آیا اور جہانگیر بادشاہ نے
اپنی جہانگیر نامہ مین اسکا ذکر لکہا ہے اسطرح آلو اور گوبہی کی ترکاریان
بہی امریکا سے آئی ہین +

ہندوستان کی تجارت غیر ملکون کے ساتہہ قدیم زمانہ سے جاری
ہے چنانچہ بنی اسرائیل کے بادشاہ حضرت سلیمان کی وقت مین یہانسے
مصالحی اور جواہرات اور ریشمی کپڑے بہیجا جایا کرتی تہی اب روئی اور نیل
اور افیون اور شکر اور چاول کا بیوپار بار کو بہت ہوتا ہی روئی
اور شکر اگرچہ اور ملکون مین بہی بکثرت اور بآسانی پیدا ہوتی ہی لیکن
ہندوستان مین اس جنس کی پیدائش کا مادہ بہت ہی پیدا ہی ہن

جیسی کہ چاہیئں عمل مین نہین آئین - اور بہت سی عمدہ اور فایدہ مند چیزین
اس تفصیل سے پیدا ہوتی ہین - کشمیر مین زعفران بادام پستہ انگور
بھی انار ناشپاتی بید مشک پنیا ور اور سندہ اور ملتان مین
ہینگ کا درخت ہوتا ہے اور تاڑ ناریل سپاری جایفل جاوتری
الایچی دارچینی تیجپات قہوا ساگو مرچ سیاہ دکن کے علاقون
کیرل کھی ترا و نکور وغیرہ مین - تیجپات اور بڑی الایچی
نیپال مین بھی ہوتی ہے - ساگو کے درخت کی ٹہنیون کاٹنت بہونتی سے
دانہ دانہ ہو جاتا ہے وہی ساگو دانہ کہلاتا ہے چندن اور رکت چندن کے
درخت ملیاگر پربت پر جو غربی گہاٹ کا جنوبی حصہ ہے پیدا ہوتا ہے کافور
منی پور مین جو برہما کی سرحد سے ملحق ہے اگر سلہٹ مین - گوگل سندہ مین
لوبان کے درخت ترا و نکور مین ایلوے کے کانگڑہ مین ساگون کی لکڑی
جو جہاز مین لگتی ہے مغربی گہاٹ پر سمندر کے کنارہ پر - سال کا جنگل ہردوار
کے پاس بہوج پتر چلغوزہ کہیرا اکہروٹ دیودار چیل وغیرہ ہمالہ کی پہاڑ پر
چیل کے درخت کا گوند بروزہ اور تیل تارپین کہلاتا ہے اور بہت کام
آتا ہی چاے سرکار انگریزی کی تجویز سی کانگڑہ اور دہرہ دون کے پہاڑ مین

اور آسام کیطرف پیدا ہونی لگی ہے پہلے صرف چین سے آیا کرتی تھی اہل یورپ نے اسکے درخت کی تعریف اوسکی کلانی کے باعث بہت لکھی ہین ۔

معدنیات اسملک کی بڑی بیش بہا اور کئی اقسام کی ہین چنانچہ کوہ نور جو بڑا قیمتی ہیرا رنجیت سنگھ والی پنجاب کی پاس تھا اور اب ملکہ معظمہ انگلستان کے خزانہ مین پہنچا تہا پٹھان کے عہد مین گولکنڈہ علاقہ حیدرآباد کی کان سے نکلا تھا اور پنا کی کانسی اب بھی ہیرا نکلتا ہے اسکے سوا عقیق اور پکھراج و نیلم وغیرہ بھی دستیاب ہوتے ہین اور دہات کی اقسام مین سب سے زیادہ سفید لوہا ہے اور کئی جگہہ جیسی کرناٹک ہمالہ کے پہاڑ علاقہ الور اور گوالیار وغیرہ سے نکلتا ہے اور تانبا اور سیسہ اور سرمہ اور گندہک اور ہرتال کی کانین بھی اسملک مین ہین اور میسور اور مالابار کی کنارہ کے اور کئی دریاؤن کی ریت مین سونا چاندی بھی نکلتے ہین حال مین کوئلے کی کانین بھی نکلی ہین چنانچہ کلکتہ کی طرف بہت کوئلا نکلتا ہے اور دخانی گاڑی کے کام آتا ہے ۔

ہندوستان کا آدمی ذہین اور محنتی ہوتا ہے لیکن بعض ایسے عادتون اور رسمیات مین پھنسا ہوا ہے جو ترقی کی مانع ہین یہان کے

پہلی آدمی علم کے بڑی شوقین اور اہل ہمت تہی چنانچہ علم ہندسہ اور ہیئت مین
سب سے پہلے بہت ترقی کی اور زبان کی درستی اور علم ادب کی رواج کیطرف
بہی نہایت توجہ کرتے تہے۔ اور فن شاعری اور عمارت اور صورتگری مین
بھی مشاقی رکہتے تہے لیکن ایک زمانہ دراز سے کچہہ ترقی نہین کی ہندو
جو اس ملک کی قدیم باشندے ہین چار برنو مین منقسم ہین اور ایک ایک برن مین
بہت سی تفریقین ہین جنکی نسبت یہانکا یہی دستور چلا آتا ہے کہ جس قوم کے لوگ
جو پیشہ کرین وہی ہمیشہ اوسکو کرتے رہین اس باعث سی ہر ہنر اور فن مین
ترقی کم ہو سکی اور اکثر محتاجگی اور مفلسی کا سبب بہی ہوتا ہی ہندوستان مین
بیس زبانو نسی زیادہ بولی جاتی ہین اونمین سی اکثر کی اصل سنسکرت ہے
جن زبانو نمین اکثر نوشت و خواند ہوتی ہے یہہ ہین بنگالی اردو ہندی
مرہٹی کرناٹکی گجراتی وغیرہ +

کل ہندوستان کی حکومت سرکار انگریزی کے ہاتہہ مین ہے
اور ہندوستانی راجا اور نواب سب اوس سرکار کے مطیع
و باج گذار ہین +

پہلے یہان کے فرمانروا طبیعت کے مختار کچہہ آئین و قانون

نہین رہ کہتے تہے اور اب بہی جو ہندوستانی ریاستین ہین اونمین کوئی قانون اور ضوابط ملکداری کے معین نہین ہین +

ہندوستان کی تقسیم

ہندوستان کی بیچین بندہیاچل پہاڑ مثل کمربند کے واقع ہوا ہی اور اوسی تمام ملک کے دو بڑے حصے ہوگئے ہین ایک شمالی دوسرا جنوبی +
شمالی حصے کے تقسیم بہی دو حصون پر ہی ایک اوتراکہنڈ یعنی وہ ملک شمالی جو کوہستان ہمالہ اور عین دامن کوہ مین واقع ہوا ہے اور دوسرا جو میدان وسیع مین کوہستان شمالی کے دامن سے لیکر بندہیاچل پربت تک ہی ہے درمیانی ملک کو ہندوستان خاص کہتی ہین اور اوسکی تقسیم اسطرح پر ہے

ممالک مغربی و شمالی	راجپوتانہ	پنجاب	اودہ	بنگالہ

ممالک مغربی و شمالی کی حد شرقی بہار اور بالا مرہے مغربی حد راجپوتانہ اور جمنا اور حد شمالی نیپال اور ہمالیہ پہاڑ اور حد جنوبی گوالیا بندیلکہنڈ اور ریوان ہے ممالک مغربی و شمالی کا طول جہان سب سے زیادہ ہاہے

وہان سات سو میل اور عرض زیادہ سے زیادہ دو سو میل ہے یہہ حصہ ۳۶
ضلعون اور پانچ قسمتون پر منقسم ہے بیشتر اس ضلع اور چھہ قسمتین تہین سنہ ۱۸۵۸ع
سے قسمت دہلی جسمین پانچ ہین پنجاب سی متعلق ہوگئی اور اون ۳۰ ضلعونکے
سواے کماؤن گڈہوال دہرہ دون ساگر اور اضلاع جو نربدا مین
واقع ہین جالون اور جہانسی اجمیر اور مہرواڑہ تیمار جاد منجہہ
چندیری کچھہ لاکہار اور بہاندیر برور ہانڈیاان پور یہہ سب ملک نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے تحت حکومت ہین اور اونکا
ذکر اپنی اپنی جگہہ مین آویگا ۔

ان ملکون مین بڑی ندیان گنگا جمنا رام گنگا گہاگہرا گومتی راپتی
اور کوسی ہمالیہ پہاڑ سے نکلی ہین اور بیتوا اور سون کا مخرج
گونڈوانہ مین ہے اور کین کا منبع ملک بندیلکھنڈ مین ہی جو ملک گنگا اور
جمنا کے درمیان ہے وہ دوابہ کہلاتا ہے اوسمین یہہ ضلع ہین سہارنپور
مظفر نگر میرٹھہ بلندشہر علیگڈہ مین پوری اٹاوہ فرخ آباد
کانپور فتحپور الہ آباد ۔

رام گنگا اضلاع کماؤن مراد آباد بریلی سے گذرتی ہے اور

بدایون اور شاہجہانپور کی بیچمین بہتی ہی تین سو میل کی لنبائی کی بعد
قنوج سے ۲۰ میل مغرب کیطرف گنگا سی مل گئی ہے شہر مراداباد اور بریلی
اوسکے کنارے پر ہین شاردا جسکو گہاگہرا اور سرجو اور دیواہی کہتی ہین
ضلع شاہجہانپور کی شمالی حد ہے اور اودہ کے بیچمین اور درمیان گورکہپور
اور اعظم گڈہ کے بہتی ہے اور ضلع غازیپور مین ممالک مغربی کی حد
شرقی پر گنگا سے ملی ہے +

گومتی ضلع شاہجہانپور اور اودہ اور جونپور مین ہوکر گذرتی ہے اور
شہر لکہنو اور جونپور اوسکے کنارے پر واقع ہین +

راپتی کے کنارہ پر شہر گورکہپور ہے اور یہہ ندی اودہ اور گورکہپور
مین ہوکر گنگا سے مل گئی ہے کوسلا کوہ کماؤن سے نکلکر رامپور کی جاگیر
مین ہوتی ہوئی ضلع مرادآباد مین رام گنگا سے ملی ہے دیوہا یا گرا اسکے
کنارے پر شاہجہانپور اور پیلی بہیت واقع ہین اور ضلع بریلی شاہجہانپور
ملک اودہ مین یہہ ندی بہکر قنوج کے مغرب کی طرف گنگا سے
مل گئی ہے +

بیتوا ضلع ہمیرپور مین اور کین ضلع باندا مین جمنا سے ملی ہے

اور سون ندی ضلع مرزاپور کے جنوبی پرگنجات کے بیچمین بہتی ہے +

ممالک مغربی مین کوئی پہاڑ نہین ہے سوائے سلسلہ کوہ ہمالیہ کے جو
کماؤن اور گڈھوال اور دیرہ دون کے ضلعونمین واقع ہی ایک سلسلہ پہاڑیونکا
سون ندی کی پاس ضلع مرزاپور اور الہ آباد اور باندا اور ہمیرپور کے جنوبی پرگنجات
مین ہے اور ایک سلسلہ آگرہ متھرا اور گوڑگانوہ کی مغربی پرگنجات مین واقع ہے
دوسرا سلسلہ ہریانہ اور بہتیانہ مین ملتا ہی - کوہ سوالک کا سلسلہ ہمالیہ سی نکلکر
سہارنپور اور دیرہ دون کی درمیان مین حد فاصل ہوا ہے یہہ علاقہ کوہ ہمالیہ
کے دامن مین واقع ہین جنگل اور دیس کی بیچمین جتنا ملک ہی وہ ترائی
کہلاتا ہے اوسمین ہاتی شیر وغیرہ درندی جانور رہتے ہین +

ممالک مغربی کی زمین سطحہ اور بسیر حاصل ہے اور یہہ جنسین اوسمین
پیدا ہوتی ہین گیہون جو چنا اُڑد موٹھہ مونگ دہان
جوار باجرا مکا ارہر تل مسور سرسون السی کسوم لال مرچ
آلو کپاس ہلدی دہنیا پوست نیل ایکھہ تماکو وغیرہ بنارس
اور روہلکھنڈ اور میرٹھہ کی قسمتونمین شکر ہوتا ہی اور باندا اور ہمیرپور کے
ضلعونمین آل پیدا ہوتی ہے سنگرولی ضلع مرزاپور مین کوئلے کی

کہان ہے اور گوالیار سے لوہی کی تجارت ہوتی ہے +

پالتو جانور گھوڑا بیل بھینس بکری بھیڑ ہین اونٹ - اکثر بیکانیر اور بھٹیانہ اور حصار سے بھی آتا ہے +

ممالک مغربی کی اقلیم گرم و خشک ہی خصوص دوآبہ اور اون ضلعونمین جنمین گنگا بہتی ہے مگر روہیلکھنڈ گورکھپور سہارنپور کی خاصیت سلسلہ ہمالیہ کے قریب ہونے کے باعث مرطوب ہے +

ان ملکون مین تین موسم ہوتی ہین جاڑا اکتوبر سے مارچ تک گرمی اپریل سے جون تک اور ان مہینون مین اکثر گرم ہوا بھانہ کی چلا کرتی ہی - برسات نصف جون سے ستمبر تک - مردم شماری تمام ملک کی جو ممالک مغربی کی گورنمنٹ مین شامل یا اونسے متعلق ہے قریب ساڑھے تین کروڑ کے اور خاص ممالک مغربی و شمالی کے ۳۱ ضلعون کی مردم شماری بموجب شمار یکم جنوری ۱۸۵۳ء کی ۳۰۲۷۱۸۸۵ ہے انمین سے ہندو ۲۵۷۲۴۱۰۱ - اور مسلمان ۴۵۴۷۷۱ کل موضع ۸۱۹۰۸ - اور کل رقبہ ۷۲۰۵۴ میل مربع فی میل آبادی کی برآورد ۴۲۰ آدمی انمین سے قسمت دہلی جو علیحدہ ہوگئی

اوسکی مردم شماری وغیرہ یہہ ہی مردم شماری ۲۱۹۵۱۸۰ ہندو
۱۶۱۲۳۷۹ مسلمان ۵۸۲۸۰۱ تعداد موضع ۳۳۳۳ ۳
رقبہ ۳۳۳۶۸ +

پہلی قسمت بنارس اسکی حد شمال مین نیپال اور گنڈک ندی مغرب
مین الہ آباد اور اودہ جنوب مین ریوان شرق مین بہار اور بلیا ہو
اس قسمت کے بیچمین ضلع بنارس اور جنوب و مغرب مین مرزاپور
شرق مین غازیپور غرب و شمال مین جونپور اور اندونوکے شمال مین
اعظم گڈہ اور اوسکے شمال مین گورکہپور جسکے پرے نیپال کا علاقہ ہے
اس قسمت مین کل موضع ۳۸۰۷۹ - رقبہ کل ۲۹۸۳۶ ۷ جمع سالانہ
۸۰ لاکہہ سے کچہہ زیادہ - مردم شماری ۹۴ لاکہہ ہندو ۸۴
لاکہہ مسلمان سوا دس لاکہہ کے قریب ہے +

دریا اس قسمت مین یہہ ہین گنگا گہاگہرا گومتی راپتی
سون +

بنارس کا شہر جسکا نام شاستر مین بارانسی اور ہندو اوسے
کاشی کہتی ہین گنگا کے مغربی کنارہ پر بستا ہے اور ممالک مغربی

کے سب شہروں سے بڑا ہے اور اوسمین ہندوونکی مندر بہ کثرت ہین بشنوناتھ
کا مندر بہت مشہور اور بہت خوشنما اور مطلا ہے۔ غیر ملکون کی اجناس
تجارت بہت آتی ہین اور لوگ بہت دولتمند ہین۔ گنگا کے کنارے
راجہ جیسنگہ کے محل مین جسی مان مندر کہتی ہین راجہ موصوف کی عہد
کے کئے آلات علم ریاضی چونے اور پتھر سے بنے ہوئے ہین
اور اونکے بنانے کی ترکیب اور فایدہ ونکا بیان راجہ موصوف کی
تالیف کی ہوئی کتاب سدہانت سمرت مین لکہا ہے +

اس شہر کی مردم شماری ایک لاکہہ چوراسی ہزار ہے اور یہان
ہندوستان کے سوائے غیر ملکون کے بہی آدمی رہتی ہین سنہ ۱۸۱۱ع
مین سرکار انگریز بہادر نے واسطی ترقی علوم کی ایک مدرسہ مقرر کیا
سنہ ۱۸۵۳ء مین میجر کیٹو صاحب نے جو فن معماری مین یکتا اور نامور تہے
مدرسہ کی واسطی ایک مکان ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کے صرف سے
تیار کیا۔ شہر سے تخمیناً ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر دریائی گنگ کے
کنارے موضع رام نگر مین بالفعل بنارس کا راجہ بودوباش رکہتا ہے
اس شہر سے گوشہ شمال و مشرق مین اکتالیس میل کے فاصلہ پر

گنگا کے کنارہ پر شہر غازیپور ہی اوسمین عطر گلاب بہت عمدہ کینچا جاتا ہے
اور یہان سرکار انگریز بہادر کی ایک بڑی گہڑسال ہی اور ایک بڑا
مینار مارکوئیس آف کارن والس گورنر جنرل کی یادگاری کے لئے ایک
لاکہہ روپیہ لگکر تیار ہوا ہی شہر گورکہپور راپتی کے کنارے پر
بنارس سے بفاصلہ ۵۴ کوس کے شمال کیطرف واقع ہے اوسمین
قریب پچاس ہزار کے آدمی رہتے ہین +

جونپور ضلع بنارس سے گوشہ مغرب و شمال مین اٹھارہ کوس کے
فاصلہ پر گومتی ندی کے دونون کنارون پر بستا ہی اور سلطان فیروز
نے اسکو آباد کیا اور فقیر الدین جونا کے نام سے مشہور کیا وہ مسلمان کا
قدیم شہر ہے اب اونکی بنائے عمارتین شکستہ ہو گئی ہین اکبر بادشاہ
کے عہد کا پل ابتک موجود اور مشہور ہے +

اعظم گڈہ یہہ شہر جونپور سے گوشہ شمال و شرق مین بیس کوس کے
فاصلہ پر واقع ہے اسمین دس ہزار آدمی سے کچہہ کم بود و باش رکہتے
ہین اور یہان بیشتر کپڑے کی تجارت بہت تہی +

چنار گڈہ بنارس سے گوشہ جنوب و مغرب مین تخمیناً آٹہہ کوس

کچھ دور کے فاصلہ پر گنگا کے شمالی کنارہ پر واقع ہے اور یہ قلعہ
بڑا مضبوط ہے ۔

مرزاپور بڑا شہر بندر ہے دکن کو جو سڑک گئی ہے اوس سے مغرب مین تخمینا
چند میل کی دوری کے فاصلہ پر گنگا کے جنوبی کنارہ سے تجارت کی بڑی
مقام تجارت ہے اور دکن کا مال بہت یہان آتا ہے [illegible] اسکی تجارت
یہان زیادہ ہے اور بنگالہ سے ریشم آتا ہے اور جنوب مغرب
کو جاتا ہے اور قالین بہت عمدہ تیار ہوتے ہیں ۔

دوسری قسمت الہ آباد اسکی حد شرقی مرزاپور اور جنوبی حد
شمالی صوبہ اودھ مغربی قسمت آگرہ جنوبی بندیلکھنڈ اور ریوان سے ملتی ہے
اس قسمت میں کل ضلع ۶ [illegible] اور کل رقبہ [illegible] میل مربع ہے
[illegible] مردم شماری [illegible] منجملہ اسکے قریب
[illegible] لاکھ کے ہندو اور [illegible] مسلمان [illegible]

اس قسمت مین پانچ ضلع مین الہ آباد جو بنارس سے [illegible]
الہ آباد کے جنوب [illegible] نمبر [illegible]
[illegible] اور کانپور ضلع نمبر [illegible]

اس قسمت کے ضلع الہ آباد اور ہمیر پور اور باندا کے پرگنات مین چھوٹے چھوٹے پہاڑ واقع ہین ۰

کین ندی ضلع باندا مین اور بیتوا ندی ضلع ہمیر پور مین بہتی ہوئی جنوبی سمت سے جمنا مین ملی ہین اس قسمت کی جنوبی حد پر جمنا اور شمالی حد پر گنگا ہے - الہ آباد یا پراگ یہہ شہر بنارس سے مغرب مین سینتیس کوس جمنا اور گنگا کے ملاپ پر واقع ہے نیا شہر اکبر بادشاہ نے بسایا تہا سنہ ۱۸۰۱ع مین انگریزون کے قبضہ مین آیا بیشتر ممالک مغربی کا یہی دار الحکومت ٹہیرا تہا پہلے اکبر آباد ہوا - اور اب پہر ۱۸۵۸ع کے شروع سے صدر یہین اوٹہہ گیا ہے الہ آباد کے نیچے تک دخانی کشتیان آتی ہین اور وہان سے کلکتہ کی آمد و رفت دریا کے راستے بخوبی رہ سکتی ہے یہہ شہر دریا کی راہ سمندر سے چار سو کوس ہے اور خشکی کی راہ پونے تین سو کوس اور اسمین ایک قلعہ پتہر کا بہت سنگین بنا ہوا ہے جسمین لڑائی کا سب لوازمہ جمع رہتا ہے - مردم شماری پینتیس ہزار سے کچہہ اوپر ہے ؛

فتحپور یہہ شہر الہ آباد سے گوشہ دکن و شمال مین تخمینا چہتیس کوس کے فاصلہ پر ہے بیشتر بڑا شہر تہا اب اوسمین ۱۶۰۰۰ آدمی ہین ۰

باندا ۲۴۰۰۰ آدمی کی آبادی الہ آباد سے مغرب مین
پنتالیس کوس کے فاصلہ پر ہے پہلے زمانہ مین یہان تجارت بکثرت
ہوتی تھی یہہ علاقہ دراصل ملک بندیلکھنڈ کا ہے یہانکا نواب ہندو سے
مسلمان ہوگیا تھا اب باندا کا نواب سرکار سے پنشن پاتا ہے ؛

کانپور گنگا کے جنوبی کنارے پر بڑا شہر ایک لاکھہ آدمی کی
بستی ہے اور وہان مدت تک بڑی چھاونی رہی اسی سے اسکا
کمپو بھی کہتے ہین سوداگری مال وہانسے ملک اودہ اور مغربی شہرونکو
لاہور اور پشاور تک جاتا ہے ؛

کالپی یہہ شہر کانپور سے گوشہ جنوب و مغرب مین بائیس کوس کے
فاصلہ پر جمنا کے جنوبی کنارے پر ہے یہان زمانہ سلف مین تجارت
بکثرت ہوتی تھی اب بھی روئی کی تجارت ہوتی ہے اور مصری اور کاغذ
بہت عمدہ بنتا ہے آبادی قریب ۱۹ ہزار کے ہے ؛

اس شہر کے قریب ۱۸۰۳ع مین انگریز بہادر اور مرہٹونکی
لڑائی ہوئی تھی جسمین مرہٹون کو شکست ہوئی ؛

تیسری قسمت آگرہ اسکے شرق مین ضلع کانپور اور صوبہ اودہ

شمال مین روہیلکھنڈ اور قسمت میرٹھہ کا ضلع علیگڈہ غرب مین بھرتپور
جنوب مین دہولپور اور گوالیار ہے کل ۵ ضلع ۷۲۱۸ اور رقبہ ۹۲۹۸
مربع جمع ۲۴۳۹ ۷۱۵ مردم شماری ۴۳۱۵۰ ۴۳۷ ہندو ۳۸۹۸ ۳۹ و
مسلمان ۲۷۱۰۰۳ اس قسمت مین پانچ ضلع مین فرخ آباد کا نپور
سے ملحق اور فرخ آباد کے جنوب مین اٹاوہ اور اٹاوہ کے شمال مین مین پوری
اور مین پوری سے گوشہ مغرب وجنوب مین آگرہ اور آگرہ سے
مغرب کیطرف متہرا ✚

اس قسمت مین گنگا ضلع فرخ آباد کی حد شمالی ہے اور ضلع متہرا
اور آگرہ اور اٹاوہ مین جمنا بہتی ہے چنبل اور اوٹنگن ضلع آگرہ مین
اور ایسن ضلع اٹاوہ اور فرخ آباد اور مین پوری مین اور کالی ندی
میرٹھہ کیطرف سے آکر ضلع مین پوری اور فرخ آباد مین بہتی ہے
اس قسمت مین صرف ضلع متہرا کے پرگنہ نہا جھیل ضلع آگرہ کے پرگنہ
فتحپور سیکری مین چھوٹے چھوٹے پہاڑ ٹیلی کی مانند ہین ✚

آگرہ یا اکبرآباد دریا جمنا کے مغربی کنارہ پر بسا
ہے آبادی مع چھاونی شہر ۱۴۸۱۰ آدمی کی اور دلی سے قریب

مین

حصے کے ہندو اور ایک حصہ مسلمان ہین اسکا نام آگرہ تہا اکبر بادشاہ نے
از سر نو آباد کرکے اکبرآباد نام کیا اور قلعہ اس شہر کا نہایت سنگین اور مضبوط
بنایا جسکے اندر موتی مسجد سنگ مرمر کی بہت خوش قطع بنی ہے اور شہر
سے تین کوس پر سکندرہ گانو کی قریب اس بادشاہ کا مقبرہ بہت بلند وسیع
نہایت مضبوط ابتک موجود ہی اور قلعہ کے دروازہ کے آگے جامع مسجد
اور قلعہ سے تہوڑی دور تاج محل ہے جسکو شاہجہان نے اپنی
بیگم ممتاز النسا کی یادگاری کے لئے بیش قیمتی پتہرونکو جڑوا کر سنگ مرمر
کا بنوایا جسکا ثانی دوسرا مقبرہ کسی ملک مین نہین ہے اور ایسا مضبوط
ہے کہ قریب دو سو برس کے ہوئے تو بہی ویسا ہی بنا ہوا ہی اس
شہر مین ایک سرکاری مدرسہ ہی جسمین انگریزی فارسی عربی وغیرہ
زبانین اور علوم پڑہائے جاتے ہین اور یہان جمنا پر ایک پل بندہا
ہوا ہے جو نیچے سے پیپے لگا کر اوپر تختونسے پاٹا ہے اور جمنا کے
پار ایک مقبرہ اعتماد الدولہ کے نام سے ہے جسکے پتہرون مین
بہت اچہا جالی کا کام کہدا ہوا ہے ۔

آگرہ سے مغرب مین ۱۲ کوس قصبہ فتحپور سیکری مین

اکبر بادشاہ کا محل اور اسکے وزیر فیضی اور بیربل وغیرہ کی مکانات سنگین و
عظیم الشان اور شیخ سلیم چشتی کی درگاہ سنگین خوش قطع عالی عمارت بنی ہوئی ہے
شہر ایہہ شہر آگرہ سے گوشہ شمال و مغرب مین اٹھارہ کوس کے فاصلہ
جمنا کے مغربی کنارہ ہندو نکا تیرتھہ ہے جسمین اس قوم کے مندر
بکثرت ہین اور ایک قلعہ قدیم ہے جسمین راجہ جیسنگہ نے آلات رصد
لگوائے تھے آبادی ۵۰۰۰۰ آدمی کی ۱۰۱۸ء مین محمود غزنوی
نے اس شہر کو لوٹا +

جمنا کے اوس پار ایک گانو گوکل بستا ہے اور اس سے
شمال مین چار کوس کے فاصلہ پر برندابن ہی جسمین ایک مندر عظیم الشان
اور عمدہ بنا ہوا ہے اور وہان سنیاسی فقیر بہت رہتی ہین اس سے
مغرب مین سات کوس کی فاصلہ پر گوبردھن اسکی متصل ایک تالاب
اور سورج مل کی بہتری بنی ہوئی ہے کوسی یہہ قصبہ شہر سے شمال مین
تیرہ کوس کے فاصلہ پر تخمیناً ۱۲ ہزار آدمی کی بستی روئی کی تجارت
کی بڑی منڈی ہے +

ضلع آگرہ کے مشرق مین ضلع اٹاوہ ہے اور شہر اٹاوہ

آگرہ سے تخمیناً ۲۵ کوس کے فاصلہ پر جمنا کے مشرقی کنارے بستا ہے
اوسکی گرد بڑا بیہڑ اٹاوہ سے مغرب مین پانچ کوس کی فاصلہ پر ایک
چھوٹا شہر جسونت نگر ہے جسمین مہاجن لوگ رہتے ہین اور وہان کپڑے
کی قسم سے سوتا چارخانہ عمدہ تیار ہوتا ہے اس ضلع مین آوریا لکھنا
پھپھوند بڑے قصبے ہین +

ضلع مین پوری مین پوری چھوٹا سا قصبہ اٹاوہ سے شمال مین
اٹھارہ کوس کے فاصلہ پر ساڑھے تین ہزار آدمی کی بستی ہے اس
ضلع مین شکوہ آباد ایٹہ اور بھوگانو بڑے قصبے ہین +

ضلع فرخ آباد مین فرخ آباد گنگا کے مغربی کنارہ پر کپڑے
اور برتن وغیرہ کی بڑی منڈی ہے کلکتہ کا ولایتی کپڑا ادہر آتا ہے
اور وہانسے بہیانہ کو جاتا ہے اور چھینٹ بہت عمدہ تیار ہوتی ہے
یہانسے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر فتح گڈہ ہے وہان انگریزی بہادر
کی چھاونی رہتی ہے اور ایک قلعہ ہے جسمین توپونکے چرخ
تیار ہوتے ہین فرخ آباد کی آبادی تخمیناً ۶۰۰۰۰ ہزار آدمی کی ہے +
قنوج یہہ شہر فرخ آباد سے گوشہ جنوب و مشرق مین بارہ

کوس کی فاصلہ پر کالی ندی کے کنارے اور دریاے گنگ سے ڈیڑہ
کوس بڑا پرانا ہی چنانچہ جب محمود غزنوی نی ۱۰۱۷ء مین اوسپر حملہ کیا
اوسوقت نہایت آباد تہا اور وہانکا راجہ بڑا گنا جاتا تہا اب ۱۶۵۰۰
آدمی کی بستی ہے اسمین عطر اور کاغذ تحفہ بنتا ہے +

چوتہی قسمت میرٹہہ اسکی حد مغربی قسمت دلی اور سکہون کی ریاستین
جو ستلج کے اس پار ہین اور شمالی مسوری پہاڑ اور مشرقی روہیلکھنڈ اور
جنوبی قسمت آگرہ اسکے موضع ۸۳۵۳ اور رقبہ ۹۹۸۵ میل مربع
مالگذاری سرکار ۶۹۰۷۰۶۸ روپیے مردم شماری
۴۵۲۲۱۶۵ منجملہ ہندو ۳۵۷۸۳۱۹ اور مسلمان
۹۴۳۳۷۴۶ +

اس قسمت مین پانچ ضلع ہین علیگڈہ متہرا اسکے شمال کی
طرف بلندشہر علیگڈہ کے شمال کی جانب میرٹہہ بلندشہر کی شمال
کی سمت مظفرنگر میرٹہہ کے شمال مین سہارنپور مظفرنگر کی شمال مین
اور ڈیرہ دون بہی اسیکا ایک ضلع سمجہا جاتا ہی گنگا اور جمنا کے
سواے ہنڈن اور کالی ندی بہی اس قسمت مین ہین اور جمنا کی مشرقی

ہو ضلع سہارنپور مظفرنگر اور میرٹھ مین بہی ہے ؛

ضلع علیگڈہ مین کول کا شہر اگرہ سے شمال مین ۲۶ کوس کے فاصلہ پر ہے ٥٠ ہزار آدمی کی آبادی ہے ؛

ہاتہرس اگرہ سے شمال مین ۱۹ کوس کے فاصلہ پر بیوپار کی بڑی منڈی ہے اور قریب ۲۳ ہزار آدمی کے وہین بستے مین یہہ قصبہ پہلی جاٹونکی قبضہ مین تہا

ضلع بلندشہر کا صدر مقام بلندشہر چہوٹا سا قصبہ ہے اور خورجہ کول سے گوشہ شمال و مغرب مین ۱۶ کوس قریب ۱۹ ہزار آدمی کی آبادی ہے اور یہان زردسوتی جو کپڑے کی قسم سے ہے عمدہ بنتی ہے ؛

انوپ شہر خورجہ سے مغرب مین ۱٥ کوس گنگا کے مغربی کنارے پر قریب ۹ ہزار آدمی کے بستی ہے ؛

میرٹھ دہلی سے گوشہ شمال و مشرق مین ۲۰ کوس کالی ندی کے غربی کنارہ پر ۴۰ ہزار آدمی کی آبادی ہے یہان انگریز بہادر کی بڑی چہاونی رہتی ہے ۱۸۵۷ء مین سپاہیونکی بغاوت علانیہ وہین سے شروع ہوئی

المپہ میرٹھ سے دکن مین دس کوس کے فاصلہ پر دو ہزار آدمی کی بستی ہے اور یہان کمپنی کی گہوڑسال ہے ؛

سردہنہ میرٹھہ سے شمال مین ۹ کوس کے فاصلہ پہ تیرہ ہزار آدمی کی
آبادی سابق مین شمرو صاحب کی بیگم کی دارالریاست تہی ؁
مظفر نگر چہوٹا سا شہر میرٹھہ کے شمال مین سات ہزار آدمی کی آبادی
ہے ؁
دیوبند ضلع سہارنپور مین بارہ ہزار آدمیونکی بستی ہے اور اسکے ہر طرف
آنب کے باغات سے گہری ہوئی ہے ؁
سہارنپور شہر مظفر نگر سے ۲۶ میل جمنا سے تہوڑی دور مشرق
کی طرف نہر جمن کے کنارے قریب ۴۴ ہزار آدمیون کے آبادی ہے
اور اوسمین ایک سرکاری باغ بہت پرفضا ہے اس ضلع مین ہردوار
ہندؤنکا بڑا تیرتہہ ہے یہان گنگا پہاڑ سے نکل میدان مین داخل
ہوئی ہے یہ کہہ مین ہر سال بڑا میلا ہوتا ہے اور اسی جگہہ سے
گنگا کی نہر کاٹ کر دوآبہ مین لائے ہین ؁
سہارنپور کے مغرب کیطرف بفاصلہ ۱۱ کوس کے روڑکی ایک موضع
تہا جبسے گنگا کی نہر نکلی تب سے بہت زیادہ آباد ہوا اور مکانات
پختہ بننے وہان سرکار انگریزی نے ایک مدرسہ ٹامسن کالج

سکے نام سے فن عمارت کی تحصیل کے واسطے مقرر کیا اور اوسمین
دہوئین کی کل اور کئی طرحکے کارخانے علم جرثقیل اور آہنگری کے بنانے
اوس جگہہ نہر کو بڑی حکمت سے سلونی ندی کے اوپر ہوکر نکالا ہے
اور موضع دہنوری مین روڑکی سے شمال و غرب کی طرف بفاصلہ ڈہائی کوس
کے یہہ صنعت رکہی ہے کہ جب پانی کا ریلہ پہاڑ سے بشدت آتا ہے
تب نہر مین ہوکر سب پانی نکال دیا جاتا ہے اور نہر مین کچہہ نقصان نہین ہوتا
اور ایک مقام پر ڈیڑہ کوس آگے ایک بڑی ندی پر یہہ کام کیا ہے
کہ ریلہ کا پانی نہر کے اوپر ہوکر جاتا ہے اور ندی نیچے ہوکر نکلتی ہے
اور کسیطرحکا نقصان نہین ہوتا ◆

پانچوین قسمت روہیلکہنڈ گنگا کے پار اودہر طرف اور کوہ کمائون
کے جنوب مین ہے اوسکے شرق مین اودہ اور جنوب اور غرب مین
گنگا ۔ کل مواضع ۱۵۰۹۴ اور رقبہ ۱۲۴۲۸ میل مربع جمع سالانہ
۹۴۶۵۲۶۴ روپیہ مردم شماری ۵۲۱۷۵۰۷ جنمین سے
۴۰۳۶۱۶۶ ہندو اور مسلمان ۱۱۸۱۳۴۱ ہین ◆

اس قسمت مین پانچ ضلع ہین ضلع بجنور ۔ ضلع سہارنپور

اور مظفر نگر اور میرٹھ کے مقابل گنگا پار ہے ضلع مراد آباد بجنور کے
گوشہ جنوب اور مغرب مین ضلع بداون مراد آباد کے گوشہ جنوب
اور مشرق مین ضلع بریلی بداون کے شمال اور مشرق مین ضلع
شاہجہان پور بریلی کے گوشہ جنوب اور مشرق مین ہے بڑے بڑے
دریا اس قسمت مین یہ ہین گنگا رام گنگا ۔ کوسلا ۔ دیوا یا گرا
جنکا ذکر پہلے گذرا انکے سوا بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیان ہین
جیسے سوت بہگل دوجوڑہ وغیرہ اس قسمت مین پہاڑ صرف بجنور
کے شمال کی طرف ہین اور ضلع بریلی اور مراد آباد کے بیچمین نواب
رام پور کی جاگیر ہے ؛

بریلی شہر مین پہلے روہیلون کی دار الریاست تہی اب ضلع کے
صاحبان انگریز کا دار القرار ہے حافظ رحمت خان اگلے نواب کا
اوسمین مقبرہ ہے اس شہر مین شطرنجی اور سوتی قالین بنتے
ہین اور لکڑی کا کام اچھا ہوتا ہے مردم شماری قریب لاکھ
آدمی کے اور اس شہر کا فاصلہ آگرہ سے ساٹھہ کوس ہے ضلع
بریلی مین آنولا اور پیلی بہیت بڑے قصبے ہین ؛

پیلی بھیت کنارہ دیوا پر ایک اچھا شہر ہے مردم شماری پچیس ہزار یہان کا چاول بہت مشہور ہوتا ہے اور یہانسے اخروٹ ہلدی کتھہ وغیرہ دساورکو جاتا ہے اسمین ایک بڑی مسجد ہے جسکو حافظ رحمت خان نے تعمیر کیا تھا +

پیلی بھیت بریلی سے گوشہ شمال و مشرق مین ۱۶ کوس کے فاصلہ پر ہے +

شاہجہانپور بریلی سے گوشہ جنوب و مشرق مین کنارہ دریاے دیوا پر واقع ہے مردم شماری ۶۲ ہزار اس ضلع مین شکر و قند عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہے تلہر بڑا قصبہ ہے جسمین تیر و کمان صندوقچہ پلنگ کے پاے وغیرہ خوب بنتے ہین اور جلال آباد بھی اچھا قصبہ ہے اور پرگنہ پوایان مین ایک زمیندار راجہ پوایان کہلاتا ہے +

بدایون دریاے سوت پر گوشہ جنوب و مغرب مین ۱۴ کوس بریلی سے ہے مردم شماری تخمیناً ۲۱ ہزار اس ضلع مین بڑے بڑے قصبے یہہ ہین تلسی اوجھیانی

سورون انمین سے کاسگنج بڑی تجارت کی جگہہ ہے ؛

مراد آباد دریاے رام گنگا پر گوشہ شمال و مغرب مین بریلی سے ۲۸ کوس پر واقع ہے مردم شماری تخمیناً پچاس ہزار یہان ظروف برنجی بکثرت بنتے ہین اور پارہ کی قلعی خوب ہوتی ہے

اس ضلع مین امروہہ ۷۳ ہزار آدمی کی آبادی ہے اور قصبہ چندوسی کی آبادی اکیس ہزار اور سنبل کی آبادی تخمیناً دس ہزار ہے ؛

بجنور قریب ڈہائی کوس کے مشرق کیطرف گنگا سے اور مراد آباد سے بفاصلہ ۳ کوس گوشہ شمال و مغرب مین دس ہزار آدمی آبادی ہے - بڑے بڑے قصبے اس ضلع کے یہہ ہین ؛

نگینہ اسمین چاقو اور آبنوس کی کنگہی بہت عمدہ بنتی ہے آبادی اسکی سنہ ۱۸۴۵ع مین قریب چودہ ہزار کے تہی ؛

چاندپور کی آبادی ۱۱۵۰۰ نندکوٹ کی آبادی ۱۱۳۰۰ اسیوہارہ کی آبادی ۹۰۰۰ آدمی کی ہے

قسمت دہلی کا ذکر پنجاب مین لکھا جائیگا

یہانتک بیان ممالک مغربی و شمالی کے خاص ضلعون کا ہوا ضلع سہارنپور سے ملحق شمال کیطرف دہرہ دون کا علاقہ ہی اوسمین ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ حکومت کرتے ہین اور وہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کے تابع ہین دہرہ دون کا علاقہ جمنا کی نہر سے بہت سیراب اور اوسمین ایک پرگنہ جونسر باور کا جمنا اور تونس ندی کے بیچہین کوہستانی ہے بیشتر وہ پرگنہ راجہ سرمور کی کوہستانی ریاست سے متعلق تہا۔ دہرہ دون کے شمال کیطرف تہوڑی دور کوہستان ہمالیہ کے سلسلہ مین کوہ منصوری و لنڈور ہین جہان کی آب و ہوا تندرستی کے لئے بہت مفید ہے ممالک مغربی و شمالی کے اکثر صاحبان انگریز گرمی کے موسم مین حصول صحت اور تبدیل آب و ہوا کے لئے وہان جایا کرتے ہین ضلع دہرہ دون سے متصل شمال کیطرف گڈہوال کوہستانی علاقہ سے متعلق ہے جسکا ذکر آگے لکہا جائیگا +

یہہ خاص ضلعے ممالک مغربی کے ہین جو اور ضلع غیر آئینی اوسکے

شعراء متقدمین اور انکا ذکر اسکے حصہ دوم میں آئیگا +

تمام شد

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

ح RP 911509

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔